بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۳	۱۳ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش	۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۴ ھ	۱۳ مارچ ۱۹۴۵ء	نمبر ۶۱

قادیان ۱۲ ماہ امان۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خداتعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا پھوڑا آہستہ آہستہ خشک ہو رہا ہے۔ مگر تاحال کمزوری ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

مولوی سید احمد علی صاحب ساندھن ضلع آگرہ سے واپس آگئے ہیں؛

روزنامہ الفضل قادیان ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی کمیونزم کے متعلق نہایت اہم تقریر

ایک بہت بڑے خطرہ سے بچنے کے لئے قبل از وقت اطلاع

۲۶ فروری۔ ساڑھے چار بجے بعد دوپہر لاہور میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اسلام کے اقتصادی نظام کے موضوع پر جو مہتم بالشان خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور جس میں اسلامی تعلیم کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کے بعد حضور نے کمیونزم کے بُرے اثرات اور اس کی خرابیوں کی وضاحت فرمائی۔ وہ اپنی ذات میں ہمارے زندہ خدا کا ایک تازہ نشان تھا۔ جو ظاہر ہوا۔ اور جس سے اللہ تعالےٰ کا یہ کلام ایک دفعہ پھر اپنی پوری شان کے ساتھ ہم نے پورا ہوتے دیکھا۔ کہ مصلح موعود جس کے مقدس ہاتھوں پر قوموں کا احیاء مقدر ہے۔ جس نے اسیروں کو رستگار کرنا ہے۔ جس نے اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلانا ہے۔ جس نے محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو قلوب کی گہرائیوں میں داخل کر کے دنیا کو آپ پر درود اور سلام بھیجنے کے قابل بنانا ہے۔ جس نے کفر اور شرک سے بھری ہوئی دنیا کو آسمانی نور سے منور کرنا ہے۔ وہ علاوہ اور فضائل و کمالات کے علوم ظاہری اور باطنی سے بھی پُر کیا گیا ہے۔

دنیا کے عقلمندوں اور غور و فکر کا مادہ اپنے اندر رکھنے والوں کو غور کرنا چاہیئے۔ آخر یہ بات کیا ہے۔ کہ ایک ایسا انسان جس نے ظاہری علوم کے لحاظ سے میٹرک تک کا امتحان بھی پاس نہ کیا۔ جس نے ظاہری ڈگریوں میں سے کوئی ڈگری حاصل نہیں کی۔ وہ مروجہ علوم کے ماہرین اور اعلےٰ پایہ کی ڈگریاں رکھنے والے لوگوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو خداتعالےٰ اس کی زبان سے ایسے علوم ظاہر فرماتا ہے۔ کہ سننے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ اور وہ اہل علم جو لمبی تقاریر سننے کے عادی نہیں۔ جن کے لئے ایک جگہ جم کر زیادہ دیر تک بیٹھنا مشکل ہوتا ہے ایسے متاثر ہوتے ہیں۔ کہ پورے ۲½ گھنٹے انتہائی آرام اور سکون کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں۔ اور کئی ایک اقرار کرتے ہیں۔ کہ ان کے علوم میں اس تقریر کے سننے سے بے حد اضافہ ہوا ہے۔ اس وقت کمیونزم ایک وبا کی طرح دنیا میں پھیلتا جا رہا ہے بالخصوص موجودہ جنگ میں جرمنی کے مقابلہ میں روس کے غلبہ اور اقتدار کو دیکھ کر وہ طبقہ جو حقائق پر پوری سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کا عادی نہیں۔ یہ سمجھنے لگ گیا ہے۔ کہ روسی نظام حکومت میں ہر شخص کے کھانے ہر شخص کے پینے ہر شخص کے لباس اور ہر شخص کے لئے مکان اور دیگر ضروریات کا پورا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور اس بناء پر کمیونزم کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے۔ کہ اس سے بہتر نظام اور کیا ہوسکتا ہے۔ اگر غرباء کی آہیں۔ یتامےٰ کی آہ وزاری اور بیواؤں کے نالے مٹ سکتے ہیں تو اسی نظام کے ذریعہ مگر وہ لوگ جنہوں نے حضور کی تقریر سنی۔ انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ کمیونزم کا نظام اسلام کے اقتصادی نظام کے مقابلہ میں کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور نے اپنی تقریر میں عقلی طور پر بھی اور مذہبی اور اقتصادی لحاظ سے بھی واضح فرما دیا۔ کہ یہ نظام ہرگز دنیا کے مصائب کا حقیقی علاج نہیں ہے۔ دنیا اگر اپنی مشکلات کو دُور کرنا چاہتی ہے۔ تو اس کا طریق یہ ہے۔ کہ اسلامی تعلیم پر عمل کرے۔ اور اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کو ملحوظ رکھے جو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہیں۔ اور جس کی وضاحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل اور اپنی زبان سے فرمائی ہے۔

اس تقریر کا جو اثر تعلیم یافتہ طبقہ پر ہوا اس کا اندازہ کسی قدر اس واقعہ سے ہوسکتا ہے۔ جس کا الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں بھی ذکر آچکا ہے۔ کہ تقریر کے خاتمہ پر ایک معزز شخص نے اپنے دوست کی طرف جو کمیونزم کا حامی تھا متوجہ ہو کر اس سے کہا کہ اگر آج کی تقریر سننے کے بعد بھی تم نے کمیونزم کی حمائت کی۔ تو تم پر خدا کی لعنت۔ الفاظ مختصر ہیں مگر ان سے تقریر کی اہمیت اور جاذبیت کا اندازہ ہوسکتا ہے؛

حقیقت یہ ہے کہ کمیونزم کا خطرہ دُنیا کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اور ان لوگوں کی خوش قسمتی ہے۔ جن کے کانوں تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی آواز پہونچی یا آئندہ پہونچیگی۔ اور وہ بیدار ہو کر اس خطرہ کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائینگے۔ خواہ وہ کسی مذہب و ملت کے ہوں۔ مذہب سے تعلق رکھنے والے تمام لوگوں کو چاہیئے۔ کہ کمیونسٹ لوگوں کو اپنے گھر کے پچھلے دروازوں سے داخل نہ ہونے دیں۔ اور ان کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر اس حقیقت کو نظر انداز نہ کریں۔ کہ یہ لوگ مذہب کے شدید دشمن ہیں۔ ان کے نزدیک حیات مابعد الموت کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ لوگ اخروی زندگی کے لئے کسی قسم کی

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

کوشش کرنا جائز قرار نہیں دیتے۔ ان کے نزدیک تبلیغ دین وقت کا ضیاع ہے قرآن اور اسلامی علوم کو پھیلانا نعوذ باللہ جہالت کو ترقی دینا سمجھتے ہیں۔ وہ روٹی اور کپڑے کی فکر کرتے ہیں۔ مگر روح کو ابدی ہلاکت میں گرا دیتے ہیں گویا پچاس ساٹھ سالہ سفر کو ہمیشہ کے سفر پر ترجیح دے دیتے ہیں۔ اور یہ ایک ایسا خطرناک سودا ہے جسے کوئی مذہبی انسان ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتا۔

حضور کی اس تقریر کا ایک اور نمایاں پہلو یہ تھا۔ کہ وہ لوگ جو لمبی تقاریر اور بالخصوص مذہبی تقاریر سننے کے عادی نہیں پورے ۲½ گھنٹے سنجیدگی اور سکون کے ساتھ بیٹھے رہے۔ اور حضور کے بیان فرمودہ معارف سے لطف اندوز ہوتے رہے۔

جلسہ کے صدر مسٹر رام چند منچندہ صاحب کے لئے یہ بات اس درجہ باعث حیرت ہوئی۔ کہ انہوں نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا۔ اگر آج یورپ اور امریکہ کا کوئی شخص ہمارے اس مجمع کو دیکھتا۔ تو وہ حیران رہ جاتا۔ کہ کیا ہندوستان اس درجہ ترقی کر چکا ہے۔ کہ مذہب و ملت کے اختلاف کے باوجود ہزاروں لوگ پورے ۲½ گھنٹے بلکہ دو گھنٹے ۲۸ منٹ تک ایک مذہبی تقریر نہایت آرام وسکون سے سن سکتے ہیں عام جلسوں میں جس رنگ میں تقریریں ہوتی ہیں۔ اور جتنی دیر ہوتی ہیں۔ اس کے لحاظ سے یہ بالکل غیر معمولی واقعہ تھا۔ اور اس سے ظاہر ہو رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کس قدر غیر معمولی قوت جاذبہ عطا فرمائی ہے۔ اور آپ کو کس دست سے وہ علوم عطا فرمائے ہیں۔ جو موجودہ زمانہ میں خاص اثر رکھتے ہیں۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ کا ایڈریس

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سندھ کا ایڈریس حسب ذیل ہے:۔

معرفت پوسٹ ماسٹر صاحب کنجیجی جے ریلوے
ضلع تھرپارکر سندھ

انگلستان میں احمدیت کی غیر معمولی اور روز افزوں ترقی

انگلستان کے موقر ترین اخبار "ٹائمز" میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تجویز ہندوستان اور انگلستان میں صلح کا ذکر

اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل و احسان ہے۔ کہ اس سال احمدیت کی ترقی کے غیر معمولی آثار ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور بعض جہات میں ایسی کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ جو پہلے کئی کئی سال میں بمشکل ہوتی تھیں۔ ان میں سے ایک انگلستان میں احمدیت کی غیر معمولی ترقی بھی ہے۔ احباب ایک گزشتہ پرچہ میں چار تعلیم یافتہ انگریزوں کے قبول اسلام کی خوشخبری پڑھ چکے ہیں۔ حال میں دو اور نے احمدیت قبول کی ہے۔ جیسا کہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ کے مندرجہ ذیل تار سے ظاہر ہے۔ مکرم مولوی صاحب موصوف لکھتے ہیں۔

ایک انگریز مسٹر بٹ اور ڈاکٹر سلیمان کی ہمشیرہ نے احمدیت قبول کی ہے۔ فالحمد للہ

ٹائمز نے آج میری ایک چٹھی شائع کی ہے۔ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تجویز کا ذکر ہے۔ جس کی تائید میں اور بھی کئی چٹھیاں شائع ہوئی ہیں۔ اور جس میں میں نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ نے جن کی زیر ہدایت تمام جماعت احمدیہ جنگی مساعی میں سرگرم حصہ لے رہی ہے ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء کو اعلان کیا تھا۔ کہ انگلستان و ہندوستان دونوں کے آئندہ مفاد کے پیش نظر یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ یہ دونوں ممالک آپس میں صلح کر لیں۔ اور اپنے آپ کو ایک دوسرے کے ساتھ مستقل دوستی کے رشتہ میں منسلک کر لیں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) مولوی محمد عبد العزیز صاحب چیف انسپکٹر بیت المال قادیان کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ (۲) چودھری ناظر علی صاحب نمبردار کھوکھر ضلع گورداسپور بعض مشکلات میں ہیں۔ (۳) محمد رفیق صاحب منڈی مرید کے امتحان میں کامیابی کے خواہاں ہیں۔ (۴) مولوی احمد علی صاحب ایلم محاذ جنگ پر ہیں۔ (۵) ملک عبد الرحیم صاحب اوورسیر نوشہرہ دی اکثر بیمار رہتے ہیں۔ (۶) بہت سے احمدی طلباء کے سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت (۱) محمد حمید احمد صاحب کو خدا تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے شوکت حسین نام تجویز فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولود کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ عبد السلام قادیان۔ (۲) اللہ تعالیٰ نے بندہ کو ۱۶ فروری بروز جمعہ فرزند عطا کیا ہے۔ احباب درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔ کرم الٰہی جہلم (۳) اللہ تعالیٰ نے میاں عبد الوحید خان صاحب۔ ولد ڈاکٹر عبد المجید صاحب آف کوئٹہ کو ۵۴/۳/۳ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نام عبد الباسط تجویز فرمایا۔ احباب سے نومولود کی عمر درازی و خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔ محمد یعقوب دفتر تحریک جدید

دعائے مغفرت (۱) ملک محمد سعید خان صاحب منصور پودی اوورسیر ملٹری ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء جالندھر ملٹری ہسپتال میں فوت ہو گئے۔ مرحوم بڑے مخلص احمدی تھے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ (۲) فضل احمد صاحب احمدی قضائے الٰہی سے فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ حکیم محمد رشید احمدی گھونگے

شکریہ کیپٹن ملک محمد اسلم خان صاحب جو ہمارے علاقے میں ایک بڑے افسر ہیں۔ جماعت کے بہترین ہمدردوں میں سے ہیں۔ ان کے ذریعہ بہت سے احمدی برادران کو ملازمت ملی ہے۔ اور وہ ہر ممکن طریقہ سے جماعت کی مدد فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ براہ نوازش ان کے لئے جماعت کے احباب دعائے خیر کریں۔
خاکسار شیخ عبد السبحان

اعلانات نکاح (۱) میرے لڑکے شیخ محمد ایوب کا نکاح عزیزہ امۃ السلام صاحبہ بنت عبد الرحمن صاحب انچارج کریم میڈیکل ہال قادیان سے سات سو روپے مہر پر ۱۲ فروری ۱۹۴۵ء کو حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد یعقوب محلہ راجن پور چنیوٹ۔ (۲) چودھری بشیر احمد خان صاحب بی۔اے واقف زندگی ولد چودھری غلام جیلانی خان صاحب بنام ضلع ہوشیارپور کا نکاح مسمات سروری بیگم بنت چودھری برکت علی خان صاحب فنانشل سیکرٹری تحریک جدید قادیان کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۵۰۰/- روپے مہر پر ۳ دسمبر ۱۹۴۴ء بعد نماز عصر پڑھا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ فریقین کے لئے بابرکت کرے۔ عبد الغنی خان سیکرٹری جماعت احمدیہ کریام ضلع جالندھر

صوبہ سندھ کی جماعتوں کیلئے مطبوعہ رپورٹ فارم بھیجے جا رہے ہیں۔ بعد بذریعہ بک پوسٹ نہیں بھیجے جا سکتے بعض دوست ناواقفیت کی وجہ سے پر شدہ فارم بک پوسٹ کر کے بھیج دیتے ہیں جو بیرنگ ہو جاتے ہیں۔

امّتِ محمدیہ میں نبوّت کے متعلق چند قرآنی حوالے

(۱) قرآن مجید سورہ اعراف میں آتا ہے یا بنی آدم اما یأتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی... الخ اس آیت میں رسولوں کے تا قیامت آتے رہنے کا وعدہ موجود ہے۔ اسی طرح کی اور آیات بھی ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ رسولوں کی بندش نہیں ہے

(۲) سورہ بنی اسرائیل میں عام قاعدہ بیان ہوا ہے۔ وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا۔ یعنے جب تک ہم رسول نہ بھیج لیں عذاب نازل نہیں کیا کرتے پس غور کا مقام ہے۔ کہ قانون الٰہی قائم ہو عالمگیر عذاب آ رہے ہیں۔ (جیسے آجکل ہو رہے ہیں) پھر کیا یہ انصاف سے بعید نہیں ہوگا۔ کہ اتمام حجت کے لئے پہلے رسول نہ آئے۔

(۳) سورہ کہف کے پہلے رکوع میں جہاں نصاریٰ کے خروج اور انکی کذب بیانیوں سے جہان میں ایک انقلاب عظیم کے پیدا ہو جانے کا ذکر ہے۔ وہاں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے موجود ہونے کا بھی ذکر ہے۔ کہ وہ ان کے اثرات پر تاسف کر رہے ہونگے۔ آج وہی انقلاب ہمارے سامنے ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی کا تقاضہ کر رہا ہے۔ پس قانون الٰہی کے مطابق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بہ نفس نفیس وجسد عنصری موجود ہونا تو ناممکن ہے۔ ہاں بصورت بروز ممکن ہے۔ اور حدیث شریف میں حضرت مہدی علیہ السلام (جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز ہونگے) کے متعلق یوں آیا ہے۔ کہ وہ غم کے مارے رانوں پر ہاتھ مارینگے انہی کو مسیح بھی کہا گیا ہے۔ جن کے رسول ہونے میں کسی کو شبہ نہیں ہے

(۴) سورہ فتح اور سورہ صف میں ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ۔ مفسرین کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ یہ اظہار علی الدین کلہ کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر جا کے پورا ہوگا۔ اور انہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بروزی نسبت رکھنے کی وجہ سے رسول کہا گیا ہے

(۵) سورہ جمعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کے آخری حصہ میں جنہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فارسی الاصل کہا ہے ایک بروزی رسول کے آنے کی بشارت معہ علامات خصوصیہ دی گئی ہے۔ جسکا مصداق سوائے حضرت مہدی علیہ السلام کے اور کوئی نہیں ہو سکا۔

(۶) سورہ فرقان میں ایک رسول کا ذکر آتا ہے جو نشان دادہ علامات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ کسی ایسے زمانہ میں مبعوث ہوگا۔ جب قرآن مجید کی عظمت لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائے گی۔ اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ قرآن محض رسمی طور پر پڑھا جائیگا۔ اس وقت وہ رسول اللہ تعالےٰ کے حضور شکایت کریگا۔ کہ یارب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا۔ حضرت مرزا صاحب کا ایسے ہی وقت میں مبعوث ہونا اور قرآن کے بارے میں شاکی ہونا قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں ؎

دردا کہ حسن صورت فرقاں عیاں نماند
آں خود عیاں مگر اثر عارفاں نماند
مردم طلب کنند کہ اعجاز آں کجاست
صد حیف وصد دریغ کہ اعجاز داں نماند
یوسف شنیدہ ام کہ شدش کارواں معیں
وایں یوسفے کہ ہیچ کسش کارواں نماند

اگر کوئی کہے کہ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود مراد ہیں۔ اور یہ نظارہ قیامت کو پیش ہوگا۔ تو اسپر یہ سوال ہو سکتا ہے کہ اس وقت تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک پر امتی امتی کے الفاظ امت کی رہائی کے متعلق ہونگے یا معاذ اللہ امت کو پکڑوانے کے متعلق شکایت وشکوہ ہوگا۔ استغفر اللہ۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ یہ شاکی کوئی اور رسول ہے۔ جو امت محمدیہ میں مبعوث ہوگا اور ہو بھی گیا۔

(۷) سورہ دخان میں جنگ عظیم کے دھوئیں یا دھوئیں کے سے اثرات والی بیماری (یعنی انفلوئنزا Influanza عربی الف الغنزا) کے بطور عذاب نازل ہونے کا ذکر ہے۔ جسکی تشریح یوں آئی ہے کہ مومن کو زکام ہوگا۔ اور دھواں منافق کے کانوں اور آنکھوں میں گھسے گا۔ اس سورہ میں جہاں اس بیماری کا ذکر ہے۔ وہاں اس سے پہلے ایک رسول کے بھی آ چکنے کا ذکر ہے۔ جسے معلم مجنون کہا گیا ہوگا اس کا مصداق عیاں ہے۔ اور علامات مذکورہ شاہد ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے سوائے اور کوئی نہیں ہو سکا۔

(۸) سورہ مرسلات میں قرب قیامت کی علامات میں سے ایک علامت (واذا الرسل اقتت کے اندر) یہ ہے۔ کہ جب ہر قسم کے مکذبین زمین پر بہ ہیئت مجموعی نکل کھڑے ہونگے۔ اور ان پر اتمام حجت کے لئے کل رسول (من حیث رسالت) ایک ہی بروز میں جمع کر دیئے جائینگے۔ تو حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ حضرت مہدی علیہ السلام ہی ہونگے۔ جو ان جملہ انبیاء کا بروز ہو کر پیش ہونگے۔ (تکملہ مجمع البحار) حضرت مرزا صاحب کا دعوےٰ اس بارہ میں قابل غور ہے ؎

ہر نبی زندہ شد بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بپیراہنم
میں کبھی آدم کبھی موسےٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار
اک شجر ہوں جسکو داؤدی صفت کے پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار

ظاہر ہے کہ جملہ رسولوں کا جو بروز ہوگا وہ کوئی اعلےٰ پایہ کا رسول ہی ہوگا۔ جو جملہ مکذبین عالم پر حجت قائم کرنے کے لئے تعینات کیا جائیگا۔ اگر کہا جائے۔ کہ وہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہونگے۔ تو ایسا خیال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں بے ادبی کے مترادف ہوگا۔ قرآن مجید میں ان کی دو حیثیتیں بیان ہوئی ہیں۔ ایک خادم کی دوسری مخدوم کی۔ رسول اللہ ہونے میں تو وہ اللہ تعالےٰ کے خادم ہیں۔ مگر خاتم النبیین ہونے میں وہ انبیاء کے مخدوم ہیں۔ رسالت عامہ کا کام خادم کو سجتا ہے۔ (گو نام سرداری کا ہوگا۔) پس اس کام کی تعمیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم حضرت مہدی علیہ السلام ہی کے لئے موزون تھی۔ اور انہی کے سپرد ہوئی ہے۔

(۹) سورہ مزمل رکوع اول کے آخر میں قرب قیامت سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کا ذکر ہے۔ جس کی علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ اس وقت بچے بوڑھے ہو جائینگے (یعنی انکی قوائے عقلیہ جلدی پختہ ہو جائینگی یا بال سفید ہو جائینگے۔ جیسا کہ موجودہ رنگ زمانہ دکھا رہا ہے) اس وقت آسمان پے در پے نشان ظاہر کر رہا ہوگا۔ یہ ساری باتیں تقاضہ کرتی ہیں۔ کہ ایسے اوقات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کامل بروز موجود ہو۔ جو رسول سے کم مرتبے کا نہیں ہو سکتا۔ پس وہ آیکہ رکوع کے آخیر کی آیت وکان وعدہ مفعولا قابل غور ہے۔

(۱۰) سورہ تکویر میں بارہ علامات بطور شرط بیان ہو چکنے کے بعد جزا میں جبرئیل کے نزول کا ذکر ہے۔ جسکا مہبط سوائے بروزی رسول کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ پھر یہ بارہ علامات پوری صفائی سے پنجاب کے سوائے کسی اور متشابہ خطۂ زمین پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں۔ خصوصاً واذا الموءدۃ سئلت بای ذنب قتلت کا نشان ایسا ہے۔ کہ وہ پنجاب کے سوائے اور کہیں وقوع میں نہیں آیا۔ تفصیل کے لئے مندرجہ ذیل نوٹ "راجپوت اقوام"... پر ملاحظہ ہو:

راجپوت اقوام اوضاع واطوار کے لحاظ سے عربی اقوام کے بہت مشابہ ہیں۔ ریگستانوں اور جنگلوں میں رہنا۔ قومی مشوروں اور بیاہ شادی کے لئے بیری کے درختوں کے نیچے جمع ہونا۔ گھوڑوں سے محبت۔ لمبے بال رکھنا۔ جنگ جوئی۔ مہمان نوازی قومی خودداری اور غیرت۔ فریادی کی امداد پر فخریہ آنا۔ صنف نازک کی پاسداری کرنا بلکہ قومی غیرت کے مارے اپنی لڑکیوں کو خود مار دینا اور اپنے آپ کو اس بارے میں حق بجانب سمجھنا یا تو اہل عرب کا خاصہ تھا۔ یا ہند کی راجپوت اقوام کا۔

دُنیا کی باقی اقوام اس سے معرا ہیں۔ پھر زمانہ قدیم کے عربی لٹریچر میں ہندی تلوار کی تعریف (سیف مہنّد کے الفاظ میں) جا بجا پائی جاتی ہے

ایک عربی شاعر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی شان میں قصیدہ کہا۔ تو تشبیہ کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سیفٌ من سیوف الھند مسلولٌ کہا۔ (جس کی اصلاح حضور نے سیفٌ من سیوف اللہ مسلول کے الفاظ سے فرمادی) اس گہری مشابہت اور تعلق کو بہ نظر تنقید دیکھکر ایک محقق یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ راجپوت ایک عربی قوم ہے۔ جو کسی زمانے میں عاد (آد) ثمود (سود) الراعی (ارائیں) اقوام کی طرح اپنے ملک کو چھوڑ کر ہندوستان کی طرف نکل آئی۔ اور نیز یہ کہ جن مورخین نے دہلی کے چوہان راجپوت راجہ پرتھی راج (جسے رائے پتھورا بھی کہتے ہیں) کی نسل اہل عرب سے ملائی ہے وہ راستی پر ہیں بلکہ جس شخص نے کورک چھتر کے پانڈووں کے متعلق یہ کہا ہے۔ کہ کوئی راز کی بات کہنی ہوتی۔ تو وہ آپس میں عربی میں کیا کرتے۔ اس نے بھی جھوٹ نہیں کہا۔ راجپوت لوگ اپنے مورثان اعلیٰ میں برہما (یعنی ابرام۔ ابراہام یا ابراہیم اور اکشور کو یعنی اسحاق علیہما السلام کا نام بڑے ذوق سے لیتے ہیں۔ پھر راجپوتوں نے باوجود اختلاط کے ہند کی باقی اقوام کے اثر کو اب تک قبول نہیں کیا۔ بلکہ اپنے آپ کو ہر طرح ممتاز رکھا ہے۔ اور نہ ان کی اصل کہیں باقی اقوام سے ملتی ہے۔ بعض انہیں اعزازاً چھتری (کشتری) کہہ دیتے ہیں۔ اور راجپوت بھی اسے ایک عزت کا خطاب سمجھ کر قبول کر لیتے ہیں کیونکہ چتری بمعنی چتردھری (چودھری) راجہ کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے (یعنی ایسا شخص جس کے سر پر چتر ہو) راج خود عربی لفظ ہے۔ جو اصل میں رائی (بیائے ساکن) ملاحظہ کنندہ یا رائے دینے والا یا پھر راع (یعنی چرانے والا سردار) تھا۔ دونوں اعزازی خطاب تھے۔ جو پبلک اپنے نمائندگان لورسر کردوں کو دیا کرتی تھی۔ فراعنہ مصر راع یا رع کہلاتے تھے۔ مثلاً رع آمران۔ رع مری جنہوں نے اہرام مصر بنوائے تھے) رع میسس رع منفطا جنہوں نے بنی اسرائیل پر تشدد کیا تھا وغیرہ وغیرہ

پھر پنجاب اور یو۔ پی میں راجہ دھیر کی اولاد کے بھٹیوں کے سوائے جو میاں یا چودھری کہلاتے ہیں۔ باقی کل بھٹی رایا راؤ کہلاتے ہیں (گورنمنٹ نے بھی رائے صاحب یا رائے بہادر یا راؤ بہادر کے خطابات اسی اعزاز کی بناء پر قائم کئے ہیں) ضلع جھنگ اور سرگودھا کے بھٹی جو کثیر مقدار میں راجہ عنبر یا عطر کی اولاد ہیں سب رائے صاحب کہلاتے ہیں۔

الراعی بھی شمالی عرب کی ایک قوم تھی۔ جو ہند میں آکر ارائیں کے نام سے مشہور ہو گئی۔ مگر وہ کاشتکاری اور مال مویشی چرانے کے شغل میں لگی رہی اور زیادہ ترقی نہ کر سکی۔ راجپوت تلوار کے ایسے دھنی رہے۔ کہ انہوں نے خلیفہ مامون جیسے بادشاہ کی تلوار کا بھی منہ پھیر دیا۔ اور اس کے لشکر کو منہ سے بھاگتے بنی۔

حضرت معین الدین اجمیری علیہ الرحمۃ کو رسول ہند کہا جاتا ہے۔ انہوں نے آکر راجپوتوں ہی میں رہنا پسند کیا۔ اور اس شجاع قوم کو اسلام کی تعلیم دی۔ اسلام پھیلا اور رسوم بد کی بہت کچھ اصلاح ہو گئی۔ مگر دختر کشی کی قبیح رسم بند ہونے میں نہ آئی۔ حتیٰ کہ لارڈ بنٹنگ (گورنر جنرل ہند) تنگ آکر کلکتے سے چلا۔ اور مدینۃ المسیح یعنی قادیان کے قریب (یعنی امرتسر) میں آکر جلسہ کیا۔ اور راجپوت سرداروں سب کو یہاں بلاکر ان سے عہد لیا۔ اور دختر کشی کو قانوناً بند کیا۔ اور جیسا کہ محولہ بالا آیات قرآنی میں بطور پیشگوئی مذکور ہے کہ دختر کشی حکماً بند کی جائے گی۔ وہ یہاں آکے پورا ہوا۔ یہ ایک تقدیر الٰہی کا نوشتہ تھا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بروز اعظم حضرت مہدی علیہ السلام کے مقام نزول یعنی پنجاب کے متعلق نشان دہی کر گیا تھا۔ یعنی جس سرزمین میں یہ بارہ کی بارہ علامات پورے طور پر ظہور پذیر ہونگی (جن میں سے ایک دختر کشی ہے۔ کی حکماً بندش بھی ہے) وہاں پر ایک شخص ایک قول کو پیش کریگا۔ جو فی الاصل حضرت جبرائیل علیہ السلام کا قول ہوگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے حکم کے ماتحت سارے جہان کے لئے آئیگا۔ مگر لوگ اسے مجنون اور اسکی وحی کو شیطانی وحی قرار دیں گے۔ اور خدا کے مواخذہ میں آجائینگے۔ نوٹ:۔ اس سورۃ کی پہلی دو آیات میں جو تکویر شمس اور انکدار نجوم کا ذکر ہے۔ وہ اجتماع ضدین ہونے کی وجہ سے قانون قدرت کی رو سے ناممکن الوقوع ہے سوائے ایک [۴۵]

مسیح موعودؑ کے زمانہ میں بچے بھی سچی خوابیں دیکھتے ہیں

یوئیل نبی کی کتاب باب ۲ میں آخری زمانہ کی جس میں مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے۔ "خدا فرماتا ہے۔ کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا۔ کہ میں اپنے روح میں سے ہر بشر پر ڈالوں گا۔ اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کرینگی۔ اور تمہارے جوان رویا، اور تمہارے بڈھے خواب دیکھیں گے۔ بلکہ میں اپنے بندوں اور اپنی بندیوں پر بھی ان دنوں میں اپنے روح میں سے ڈالوں گا۔ اور وہ نبوت کریں گی۔ اور میں اوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤنگا۔ سورج تاریک اور چاند خون ہو جائیگا۔ بیشتر اس سے کہ خداوند کا عظیم اور جلیل دن آئے۔ اور یہ ہوگا۔ کہ جو کوئی خداوند کا نام لے گا۔ نجات پائیگا"

اس حوالہ میں ایک طرف تو خونریزی اور آگ کے نازل ہونے اور دھوئیں کے ظہور کی خبر دی گئی ہے۔ جس میں زہریلی گیس اور گولوں اور توپوں کے پھٹنے سے جو دھواں نکلتا ہے۔ اور بمباری وغیرہ سب امور شامل ہیں۔ اور کسوف و خسوف کے متعلق بھی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ ان سب امور کے متعلق اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ دنیا کو قبل از وقت بتا دیا۔ کہ اب ان نشانوں کے ظہور کا وقت آگیا ہے۔ ایک طرف تو خدا فرماتا ہے۔ کہ اس قسم کی تباہی لوگوں پر آئیگی۔ لیکن دوسری طرف فرماتا ہے۔ کہ انتشار روحانیت اس قدر ہوگا۔ کہ وہ جماعت جو خدا کی نام لیوا ہوگی۔ ان کے بچے اور جوان اور بوڑھے سچی اور صحیح خوابیں دیکھیں گے۔ جن میں غیب کی باتیں ان پر کھولی جائینگی۔ اس حوالہ میں نبوت سے مراد یہی ہے۔ میرے نزدیک احمدی نوجوانوں اور بچوں کی ان خوابوں کو بھی جمع کرنا چاہیئے۔ جو غیب کی باتوں پر مشتمل ہیں۔ اور وہ پوری ہو چکی ہیں۔ کیونکہ یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

احباب یہ خوشکن خبر تو سن چکے ہیں۔ کہ مولوی محمد دین صاحب مبلغ افریقہ جو پہلے گمشدگان کی لسٹ میں تھے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ بفضلہٖ تعالیٰ بقید حیات ہیں۔ اس خوشخبری کے ملنے پر مکرم مولوی ابو العطاء صاحب نے جو مضمون لکھا ہے۔ اس میں آپ نے یہ لکھا ہے۔ کہ ان کے بچوں عزیزاں عطاء اللہ و امۃ اللہ اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے خواب میں دیکھا تھا۔ کہ وہ زندہ ہیں۔ اسی ضمن میں میں اپنے بچے عزیز صلاح الدین کے خواب کا بھی ذکر کر دینا چاہتا ہوں۔ میری اہلیہ صاحبہ نے اپنے خط مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء کو لکھا۔

"مولوی محمد دین صاحب کا ابھی تک علم نہیں ہوا۔ وہ ابھی تک گم شدہ ہیں۔ صلاح الدین نے خواب دیکھی ہے۔ اور یہ خواب حضرت صاحب کو بھیجونگی۔ بہت اچھی ہے۔ اس نے دیکھا۔ کہ سمندر بہت وسیع ہے۔ اور امرتسر تک پھیلا ہوا ہے۔ اور میں سمندر کو دیکھ رہا ہوں۔ اور خیال آیا۔ کہ اسی میں مولوی صاحب ہونگے۔ کہ اتنے میں سر دکھائی دیا۔ میں نے دیکھا اور کہا کہ مولوی صاحب آپ نکل آئیں۔ انہوں نے سر اونچا کیا۔ اور کہا کہ میں سخت ٹھٹھرا ہوا ہوں۔ اس پر میں نے ان کو ٹھوڑی سے پکڑ کر دونوں ہاتھوں سے اونچا کر کے باہر نکال لیا۔ اور کہتا ہوں۔ کہ مولوی صاحب چلو پلیٹ فارم پر تاکہ قادیان کی گاڑی پر سوار ہو جائیں۔ وہ کہنے لگے۔ کہ میں ذرا گرم ہو جاؤں۔ اس پر گاڑی چلنے کو تیار تھی۔ تو میں نے جاکر کہا۔ کہ گاڑی ذرا ٹھہرالیں۔ ہم نے قادیان جانا ہے۔ یہ ہمارے مولوی صاحب ہیں۔ انہوں نے بھی جانا ہے۔ اور ہم سوار ہوگئے۔"

جب عزیز صلاح الدین نے یہ خواب دیکھی۔ اس وقت ان کی عمر نو سال کی تھی۔ چھوٹے بچوں کو سچی خوابوں کا آنا بھی اس امر کی علامت ہے۔ کہ یہی زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور کا تھا۔ مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کے فرستادہ کو شناخت کر لیا۔ کیونکہ وہی ہیں۔ جو نجات پائینگے۔

خاکسار جلال الدین شمس از لنڈن۔

[۴۵] صورت کے یعنی جب بدر کامل یعنی چودھویں رات کا چاند فضائے عالم پر موجود ہو۔ فضائے نبوت کا بدر کامل چودھویں صدی کا امام ہے۔ جس کے ظہور کی علامات کا اس سورۃ میں ذکر کرنا اصل مقصود ہے۔ ... خاکسار

جماعت احمدیہ کبابیر (حیفا) کے چھوٹے بڑے احباب کا قابل رشک اخلاص

احمدی مبلغین کا وفد جو مغربی افریقہ کے لئے مولوی عبدالخالق صاحب کی امارت میں روانہ ہو چکا ہے۔ جب کبابیر (حیفا) پہنچا تو وہاں کی جماعت نے نہایت ہی محبت اور اخلاص کے ساتھ اس کا خیر مقدم کیا۔ اس بارے میں مولوی عبدالخالق صاحب نے جو خط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سیدی! ۱۲/۲ کو بغداد سے روانہ ہو کر ۱۴/۲ کو حیفا دو بجے کے قریب پہنچے۔ مولوی محمد شریف صاحب کبابیر میں موجود نہ تھے۔ وہ کسی کام کے لئے حیفا گئے ہوئے تھے۔ کوئی بڑا آدمی بھی بستی میں نہ تھا۔ چند بچے جن کی عمر چھ سے گیارہ سال تک تھی۔ وہ ہمیں دیکھ کر ہمارے پاس آئے ہر ایک نے اپنے ملک کے رواج اور دستور کے مطابق مصافحہ کیا۔ اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔ اس کے بعد ہمارا سامان گدھوں پر لاد کر دارالتبلیغ لے آئے۔ نماز ظہر اور عصر سے جب فارغ ہوئے تو نہایت مخلص دوست مکرم اسعد صاحب تشریف لائے۔ خیریت دریافت کرنے کے بعد کھانے کے لئے گھر لے گئے۔ جب کھانا دسترخوان پر چنا گیا۔ تو فرمانے لگے کہ یہ مائدہ دراصل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ یہ سب کچھ حضور کے طفیل ہے۔ ہم بڑے خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک سلک میں منسلک کر دیا۔ آپ مشرق کے رہنے والے تھے اور ہم مغرب کے۔ کوئی کسی کو نہ جانتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے ہمیں ایک کر دیا۔ حضور کی خیریت اور قادیان کے حالات دریافت کئے۔ کھانے کے بعد دارالتبلیغ میں واپس آئے۔ جوں جوں دوستوں کو علم ہوا ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے ہر ایک اخلاص و محبت میں نیا ہی رنگ رکھتا ہر ایک کا سب سے پہلا یہی سوال ہوتا کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا کیا حال ہے نہایت ادب و احترام سے حضور کو یاد کرتے خیریت کی خبر سن کر اور قادیان کے حالات معلوم کر کے بہت خوش ہوتے۔ مغرب کے قریب مولوی صاحب تشریف لائے۔ دوستوں کے ساتھ تعارف کرایا۔

اکثر دوست افسوس کرتے کہ ہم نے اپنے آنے کی اطلاع پہلے سے بذریعہ تار کیوں نہ دی تا کہ جماعت کے دوست حیفا استقبال کے لئے آتے۔ ہم نے معذرت کی کہ ہمارا سفر لاری کا تھا اور ہمیں یقینی علم نہ تھا۔ کہ کب آپ کے پاس پہنچیں گے۔ مغرب کی نماز کے لئے اذان ہوئی تو سب بچے نماز کے لئے دوڑ کر مسجد میں آ گئے نماز کے بعد سبحان اللہ وبحمدہ اور درود کا ذکر بلند آواز سے کیا۔ ان کی پیاری پیاری آواز دل کو بہت بھلی معلوم ہوتی۔ یہ بچے خدا کے فضل سے نہایت ہی اچھی تربیت پا رہے ہیں دعا ہے کہ مولا کریم ان کو احمدیت کا صحیح نمونہ بنائے اور ان کے ذریعہ سے اس ملک میں تبلیغ کو وسعت حاصل ہو۔ حضور ان کے لئے دعا فرمائیں یہاں کے مخلصین کی جماعت کو دیکھ کر دل کو بہت خوشی ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کو اپنی آنکھوں کے سے پورا ہوتے دیکھ کر ہمارے دل جذبات شکر سے بھر گئے اور خدا کے وجود پر ایک عینی شہادت ملی کہ اس نے جو یہ فرمایا تھا کہ یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام ان نیک اور پاک لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ نیکے دیئے جانے کا خدا نے اپنے مسیح سے وعدہ فرمایا تھا۔ وہ رات دن آپ پر درود بھیجتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اس جماعت کو ہر لحاظ سے ترقی دے۔ اور دوسرے ممالک میں بھی ان جیسے مخلص اور جاں نثار خادم احمدیت پیدا ہوں۔ آمین

کھانے کا انتظام باری باری دوستوں کے گھر ہوتا۔ اور اچھی سی اچھی چیز کھانے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ اور کھلا کر خوش ہوتے۔ اور خدا کا شکر بجا لاتے ہیں کہ اس نے مسیح پاک کے خادموں کی خدمت کا موقع عطا کیا۔ ہم لاری کے ذریعہ شرق الاردن کے راستے عمان پہنچے۔ ایک رات وہاں قیام کیا۔ اور چند نوجوانوں کو پیغام حق پہنچایا۔ پھر وہاں سے چل کر بیت المقدس پہنچے۔ ایک رات یہاں قیام کیا۔ بیت المقدس میں جا کر حضرت سلیمان کی قبر پر دعا کی مسجد اقصیٰ میں نوافل اور نماز ظہر و عصر ادا کیں۔ اسلام کی ترقی اور شان و شوکت کیلئے دعائیں کیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے درگاہ رب العزت میں نہایت عاجزی سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔ حضور کے ارشاد کے بموجب یہاں پر ایک دو ماہ ٹھہرنے کا ارادہ ہے۔ تا کہ عربی بولنا آ جائے۔ آجکل کی اور پرانی عربی میں بہت فرق ہے عراق کے علاقہ میں تو ایک حرف بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا۔ یہاں کچھ نہ کچھ سمجھ میں آ جاتا ہے۔ امید ہے کچھ عرصہ تک یہ دقت بھی دور ہو جائے گی۔ حاجی عبداللطیف صاحب نے بغداد کے بزرگوں کے مشہور مقامات جو کہ قابل دید تھے دکھائے۔ اور آتے ہوئے انہوں نے ساڑھے بارہ دینار راستے کے خرچ کے لئے دیئے۔ کیونکہ لاری کے ذریعہ کافی خرچ ہو گیا تھا۔ میں نے لینے سے انکار کیا۔ اور کہا۔ آپ یہ روپیہ مرکز میں بھیج دیں۔ مگر وہ نہ مانے اور کہا کہ یہ سب آپ لوگوں کے خرچ کے لئے ہے اسی طرح حاجی صاحب نے چار دینار مولوی محمد شریف صاحب کے لئے دیئے۔ اور جتنے روز ہم وہاں رہے سب خرچ خود ادا کرتے رہے۔ اگر ہم خرچ کرتے تو ناراض ہوتے۔

حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکے رزق میں کشائش فرمائے۔

مسلمانان پونچھ احمدیہ مسجد کی تعمیر کے حامی ہیں

پونچھ میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے زمین دینے کا جو سوال ریاست کے زیر غور ہے۔ اس کے متعلق حقائق اور واقعات احباب کرام "الفضل" کی ایک گزشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ میں نے انہی حقائق کی بنا پر اخبار "اصلاح" سری نگر میں ایک مضمون لکھ کر مسلمانان پونچھ سے اپیل کی تھی کہ وہ مسجد کی تعمیر جیسے نیک کام میں روک نہ بنیں۔ نیز از روئے تعلیم اسلام نصیحت کی تھی کہ وہ ایک مسجد کی تعمیر میں روڑا اٹکا کر گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔

میرے اس مضمون کے جواب میں مولوی محمد یوسف صاحب صدر المدرسین مدرسہ تعلیم القرآن پلندری نے اخبار "صادق" (پونچھ) میں ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں میرے دلائل کا جواب دینے کی بجائے سارا زور قلم اس امر پر صرف کیا ہے کہ احمدی اگرچہ اپنے آپکو مسلمان خیال کرتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب اور ان کے ہمنوا چونکہ بزعم خود احمدیوں کو مسلمان خیال نہیں کرتے۔ اسلئے احمدیہ مسجد کی تعمیر میں رکاوٹ ڈالنا ان کا فرض اولین ہے۔

حالانکہ مولوی صاحب کو علم ہے کہ جس فرقہ سے وہ خود تعلق رکھتے ہیں۔ اسکو بھی باقی فرقوں کے علماء مسلمان خیال نہیں کرتے۔ اور اگر مولویوں کے فتووں پر جائیں۔ تو پھر کوئی فرقہ بھی مسلمان نہیں رہ جاتا۔ کیونکہ بقول اہل حدیث امرتسر کفر کے فتوے استنجوں کے ڈھیلوں یا برساتی کیڑوں کی طرح دربدر پھر رہے ہیں۔

کفر کے فتووں کی حقیقت تو آپ کو اپنے ایک ہمنوا سے معلوم ہو گئی۔ جن فتووں کی یہ حقیقت ہو ان کی بنا پر احمدیوں کی مسجد میں رکاوٹ ڈالنا کہاں کی دانائی ہے۔؟

اگرچہ مولوی محمد یوسف نے نہایت ہی نامناسب روش اختیار کی ہے۔ اور احمدیوں کی دل آزاری میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ مگر میں اسے حوالہ بخدا کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ انکے اپنے اخلاق کا مظاہرہ ہے۔ انہوں نے اپنی روش سے اگرچہ دعوت دی ہے کہ میں انکے جواب میں ہر فرقہ کے علماء کے فتاویٰ دوسرے فرقوں کی نسبت درج کر دوں۔ مگر ان میں اس قدر گند اچھالا گیا اور اشتعال انگیزی کی گئی ہے کہ میں انہیں درج کر کے مسلمانان پونچھ کی جن میں ہر فرقہ و مشرب سے تعلق رکھنے والے موجود ہیں دل آزاری نہیں کرنا چاہتا۔ صرف مولوی صاحب کی تسلی کے لئے مولوی صدیق حسن صاحب کی رائے درج کر دیتا ہوں۔ جو ان کفر ساز اور اختلاف برپا کرنے والے علماء (فقہا) ۔ اور مدرسین کے متعلق درج کی گئی ہے۔ لکھتے ہیں

"سو یہ بڑے بڑے فقیہہ۔ یہ بڑے بڑے مدرس۔ یہ بڑے بڑے درویش جو ڈنکا دینداری اور خدا پرستی کا بجا رہے ہیں۔ رد حق۔ تائید باطل۔ تقلید مذہب۔ تقلید مشرب میں مذموم عوام کالانعام ہیں۔ سچ پوچھو تو پیٹ کے بندے۔ نفس کے مرید۔ ابلیس کے شاگرد ہیں۔ جنہیں مشکل ان کی دوستی دشمنی۔ ان کے باہم رد و کد فقط اسی حسد و کینہ کے لئے ہے۔ نہ خدا کے لئے نہ رسول کے لئے"

(اقتراب الساعۃ ص ۲۱)

اس زمانہ کے علماء و فقہا کی کفر سازی کے متعلق الٰہی کا ارشاد ملاحظہ ہو:۔

"اب تو اس کا پل ٹوٹ گیا ہے۔ نفی شرک و بدعت منع تقلید کے پیچھے ان مولویوں میں رات دن جھگڑا رہتا ہے۔ ایک دوسرے کو کافر ٹھہراتا ہے۔ حق کو باطل۔ باطل کو حق ٹھہراتا ہے۔ یہی سبب اعظم ہے غربتِ اسلام و قربِ قیامت کا" (اقتراب الساعۃ)

ان تمام امور کا نتیجہ مولوی صدیق حسن خاں صاحب کے نزدیک یہ تھا۔ "اس وقت نہ کوئی جماعت مسلمان ہے۔ نہ امام"۔ پس مولوی محمد یوسف صاحب کو جماعت احمدیہ سے اسلام کا ثبوت طلب کرنے کی بجائے خود اپنی فکر کرنی چاہیئے۔ اگر اسلام کا انحصار علماء کے نام نہاد فتووں پر ہے۔ تو مولوی صاحب خود ہی سب سے پہلے اور بڑے "نامسلمان" ثابت ہو جائینگے۔ انہیں احمدیوں سے ثبوت طلب کرنے کی بجائے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرنے کے دلائل پیش کرنے چاہئیں۔ پہلے باقی فرقوں کے سامنے اپنے آپ کو مسلمان ثابت کیجیے۔ پھر احمدیوں سے ثبوت طلب کیجیے۔

انہی حالات کی درستی کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود و مہدی معہود کو مبعوث کیا۔ اور ان کے سپرد جمیع متفرق مسلمانان و فرقہ ہائے اسلام کو جمع کرنے کا کام کیا گیا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے دنیا میں اس وقت صرف ایک جماعت ہے۔ اور ان کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ اور وہ ہیں احمدی۔ کیا مولوی صاحب اس سے انکار کر سکتے ہیں؟

اگر مولوی صاحب کے اصول پر عمل کیا جائے۔ تو امن اٹھ جائیگا اور اس طرح باقی فرقے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے ہر فرقے کی مساجد کو روک سکتے ہیں۔ اور کوئی فرقہ بھی مسجد نہیں بنا سکیگا اس سے خود مولوی صاحب کے ہم عقیدہ لوگوں کو بھی مصیبت پیش آسکتی ہے۔ اگر مولوی صاحب غور کرینگے۔ تو انہیں اپنی [illegible] کی کمزوری معلوم ہو جائے گی۔

رہا پونچھ میں مسجد بننے کے معاملہ میں احمدیوں کی حمایت کا سوال۔ تو چند سال قبل شہر پونچھ میں مسلمانوں کا ایک اجلاسِ عام زیر صدارت سید بہادل شاہ صاحب منعقد ہوا تھا۔ جس میں مکرم سردار فتح محمد خاں صاحب ممبر اسمبلی کی تجویز اور محترم پیر سید کبیر الدین شاہ صاحب کی تائید سے حسب ذیل قرارداد پیش ہوئی۔

"چونکہ فرقہ احمدیہ پونچھ کے مسلمانوں کے لئے کوئی عبادت خانہ نہیں ہے۔ سمت ۹۱-۹۲ بکرمی میں انجمن احمدیہ کے سالانہ اجلاس پر حضور سرکار راجہ صاحب بہادر پونچھ نے مسجد کے لئے جگہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ مگر تا حال کوئی جگہ عطا نہیں ہوئی ہے۔ سنا جاتا ہے۔ کہ متصل فیل خانہ پونچھ انجمن احمدیہ کو مسجد کے لئے جگہ دی جانی زیر غور ہے۔ لہٰذا مسلمانانِ پونچھ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے بڑے زور مگر ادب سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ براہ مہربانی احمدی حضرات کو مسجد کے لئے جگہ عطا فرما کر شکرگذاری کا موقعہ بخشا جائے۔"

مولوی صاحب مندرجہ بالا قرارداد کو ملاحظہ فرمائیں۔ اور اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں۔ کہ ان کا یہ فرمان کس حد تک درست ہے۔ کہ پونچھ میں اس مسجد کے معاملہ میں کوئی جماعت احمدیوں کی حامی نہیں۔ مسجد احمدیہ کے خلاف یہ تمام شور و شغب چند ایک ملّا ٹائپ اور ان کے حامی اصحاب کا اٹھایا ہوا ہے۔ ورنہ شرفاء کا طبقہ ہرگز ان کے ساتھ نہیں۔ چنانچہ انجمن اہلحدیث کے مجمع عام میں بغیر مالکش مولوی عبدالرحمٰن صاحب بنگیالوی احمدیہ مسجد پونچھ کی مخالفت کا سوال پیش ہوا۔ تو حسب ذیل فیصلہ ہوا

"جماعت اہلحدیث مسجد کے بننے کی مخالفت میں مولوی عبدالرحمٰن کی ہرگز معاونت نہیں کریگی۔ اور ہمیشہ غیر جانبدار رہے گی۔ کیونکہ مسجد اللہ تعالیٰ کا عبادت خانہ ہے۔ جو فرقہ بھی مسجد بنائے گا۔ وہ اس میں خدا کی عبادت کریگا۔"

اسی طرح پونچھ کے شیعہ اصحاب بھی ایک تحریر کے ذریعہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی تحریک مخالفت مسجد احمدیہ پونچھ سے علیحدگی کا اعلان کر چکے ہیں۔ محمد یوسف صاحب کا ان ہر دو جماعتوں کے متعلق کیا فتویٰ ہے؟

ان حالات میں حکومت کو جلد از جلد مسجد کے لئے جگہ دیکر احمدیوں کو شکرگذاری کا موقعہ دینا چاہیئے۔

(خاکسار عبدالواحد امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر و مدیر اعلیٰ اخبار اصلاح)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائیدادیں وقف کرنیوالوں کی بیسویں فہرست

کھاتہ نمبر	نام	وقف	کھاتہ نمبر	نام	وقف
۱۷۳۱	مولوی جلال الدین صاحب شمس لنڈن	ساری جائیداد	۱۷۶۲	محمد اعظم صاحب	ایک ماہ کی آمد
۱۷۳۲	برکت علی صاحب ہیڈ کلرک۔ ہیروبنس پور سیالکوٹ	ایک ماہ کی آمد	۱۷۶۳	محمود احمد صاحب	" "
۱۷۳۳	چوہدری محمد دین صاحب آئینہ۔ شیخوپورہ	ساری جائیداد	۱۷۶۴	رشید احمد صاحب (طالبعلم)	" "
۱۷۳۴	ڈاکٹر رحیم بخش صاحب دارالرحمت قادیان	"	۱۷۶۵	نصیرہ بیگم صاحبہ بنت محمد حسین صاحب	" "
۱۷۳۵	سید محمد افضل شاہ صاحب گھڑی ساز "	ایک ماہ کی آمد	۱۷۶۶	سارہ بیگم صاحبہ " " " "	" "
۱۷۳۶	عبدالحمید صاحب عارف گڑھی شاہو لاہور	۲ " "	۱۷۶۷	فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ رسول صاحب	" "
۱۷۳۷	چودھری محمد حیات صاحب پنشنر بٹی لاہور	۲ " "	۱۷۶۸	حسن احمد صاحب	دو ماہ کی آمد
۱۷۳۸	بابو محمد کریم صاحب آڈیٹر لڈن اسٹیٹ۔ ملتان	۲ " "	۱۷۶۹	امۃ السلام بیگم صاحبہ زوجہ حسن احمد خان صاحب	وعدہ -/۵۰
۱۷۳۹	انور جہاں صاحبہ اہلیہ ملک عبدالرحیم صاحب قصور	ساری جائیداد	۱۷۷۰	راج محمد صاحب	ایک ماہ کی آمد
۱۷۴۰	عبدالراشد صاحب ڈی۔بی سپلائی نیو دہلی	ایکماہ کی آمد	۱۷۷۱	فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ راج محمد صاحب	" "
۱۷۴۱	محمد عثمان صاحب پنشنر مدرس۔ ڈیرہ غازیخان	½۱ ماہ کی آمد	۱۷۷۲	خواجہ حسین صاحب	" "
۱۷۴۲	کیپٹن اقبال احمد صاحب شمیم M.A. O.B.E	ساری جائیداد ۲ ماہ کی آمد	۱۷۷۳	مریم بی بی صاحبہ زوجہ خواجہ حسین صاحب	وعدہ -/۱۰
۱۷۴۳	مولوی عبدالحق صاحب اپیل نویس ہزارہ	ساری جائیداد	۱۷۷۴	عبدالقادر صاحب	ایک ماہ کی آمد
۱۷۴۴	حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ لفٹنٹ عبدالحی خان صاحب ہزارہ	ساری جائیداد۔ ایکماہ کی آمد	۱۷۷۵	بالی بی صاحبہ زوجہ عبدالقادر صاحب	وعدہ -/۱۰
۱۷۴۵	مولوی عبداللہ خان صاحب ولد مولوی عبدالحق صاحب "	ایکماہ کی آمد	۱۷۷۶	حسن احمد صاحب خورد	ایک ماہ کی آمد
۱۷۴۶	سید محمد احمد صاحب آر۔اے۔ ایف اسٹیشن۔ پشاور	"	۱۷۷۷	زیب النساء بیگم زوجہ حسن احمد صاحب خورد	وعدہ -/۱۰
۱۷۴۷	نذیر احمد صاحب۔ نواب لوہارو۔ دہلی	ساری جائیداد	۱۷۷۸	عبدالغفور صاحب	ایک ماہ کی آمد
۱۷۴۸	مبارک احمد خان صاحب اوورسیر۔ بہاڑی ملتان	۲ ماہ کی آمد	۱۷۷۹	محمد ابراہیم صاحب	" "
۱۷۴۹	اہلیہ " " " " " "	" "	۱۷۸۰	محمد یوسف صاحب	" "
۱۷۵۰	نواب اختر صاحبہ ہمشیرہ اہلیہ مبارک احمد خان صاحب	" "	۱۷۸۱	منصور احمد صاحب	" "
۱۷۵۱	محمد اسمٰعیل صاحب۔ رسول نگر۔ سندھ	ساری جائیداد	۱۷۸۲	عبدالرزاق صاحب	" "
۱۷۵۲	محمد ابراہیم صاحب پٹواری مہر بنگلہ جویہ۔ ملتان	۲ ماہ کی آمد	۱۷۸۳	عبداللہ صاحب ولی بالی صاحب	" "
۱۷۵۳	ملک بشیر احمد خان صاحب ہائے فورس	" "	۱۷۸۴	غلام رسول صاحب	" "
۱۷۵۴	ڈاکٹر محمد ظہور صاحب۔ منگلور سہارنپور	" "	۱۷۸۵	محمد احمد صاحب دوُمان	وعدہ -/۲۲
۱۷۵۵	خواجہ محمد شفیع صاحب نوشہروی۔ قادیان	ساری جائیداد	۱۷۸۶	محمود احمد صاحب منگا چہڑہ	" -/۲۵
۱۷۵۶	میاں حاجی تاج محمد صاحب۔ چنیوٹ	"	۱۷۸۷	پاشو میاں صاحب دوُماں	" -/۲۰
کھاتہ نمبر	**جماعت احمدیہ چنت کنٹہ خورد ضلع محبوب نگر**		۱۷۸۸	پاشو میاں صاحب خورد دوُماں	" -/۱۰
۱۷۵۷	محمد حسین صاحب	ساری جائیداد	۱۷۸۹	گوڈو صاحب	ایک ماہ کی آمد
۱۷۵۸	خدیجہ بیگم صاحبہ زوجہ محمد حسین صاحب زیورات کا	½ حصہ		**احمدیہ گریزن کمپنی ۱۳۱**	
۱۷۵۹	محمد معین الدین صاحب	ساری جائیداد	۱۷۹۰	صوبیدار عبدالوہاب صاحب	ایک ماہ کی آمد
۱۷۶۰	احمدی بیگم صاحبہ زوجہ معین الدین صاحب زیورات کا ½ حصہ			" " " اپنی اہلیہ کی طرف سے	-/۵۰
۱۷۶۱	امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ محمد اسمٰعیل صاحب	" "	۱۷۹۱	جمعدار عبدالحمید صاحب	ایک ماہ کی آمد

نمبر	نام و تفصیل
۱۷۹۲	جمعدار مبشر احمد صاحب ایک ماہ کی آمد اور ۲۵/ اپنے والد مرحوم
۱۷۹۳	۲۷۱۸۲ء نائک احمد مسعود صاحب ۲ ماہ کی آمد
۱۷۹۴	۲۳۲۴۹ء ۲ محمد شریف صاحب ایک ،، ،،
۱۷۹۵	۲۳۱۶۸ء غلام احمد صاحب دو ماہ ،، ،،
۱۷۹۶	۲۳۱۶۷ء نیاز علی صاحب ایک ،، ،،
۱۷۹۷	۲۷۱۶۰ء رحمت علی صاحب ،، ،، ،،
۱۷۹۸	۲۷۱۰۷ء خورشید عالم صاحب ،، ،، ،،
۱۷۹۹	۲۳۲۶۵ء غلام علی صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۰	۲۷۹۳۶ء صوبہ خان صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۱	۲۷۶۷۹ء احمد خان صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۲	۲۷۰۹۷ء بشیر احمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۳	۲۷۰۴۳ء غلام محمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۴	۲۳۲۳۵ء پیر محمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۵	۲۷۰۳۶ء ضمیر احمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۶	۲۳۱۹۱ء محمد اسماعیل صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۷	۲۳۲۲۸ء بشیر احمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۰۸	۲۷۱۷۰ء بشیر احمد صاحب ایک ماہ کی آمد
۱۸۰۹	۲۷۶۳۸ء رحمت خاں صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۰	۲۷۰۹۸ء محمد علی صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۱	۱۹۰۲۶ء حوالدار محمد صدیق صاحب دو ماہ ،، ،،
۱۸۱۲	۲۷۰۴۰ء محمد صدیق صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۳	۲۳۱۲۵ء عبدالحق صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۴	۱۹۰۷۷ء ہدایت علی صاحب ایک ،، ،،
۱۸۱۵	۲۳۲۷۰ء عبدالغنی صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۶	۲۳۲۶۳ء خوشی محمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۷	۲۷۱۰۰ء محمد شفیع صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۸	۲۷۶۷۳ء بشیر احمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۱۹	۱۹۰۹۴ء بشیر احمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۲۰	حوالدار کلرک مولوی محمد عبداللطیف صاحب دو ماہ ،، ،،
۱۸۲۱	بوٹ میکر میاں غلام حیدر صاحب ایک ،، ،،
۱۸۲۲	نائک غلام مرتضےٰ صاحب دو ،، ،،
۱۸۲۳	مولوی فضل الٰہی صاحب ایک ،، ،،
۱۸۲۴	۲۳۱۲۴ء محمد صدیق صاحب ایک ماہ کی آمد۔
۱۸۲۵	عنایت اللہ صاحب سٹار ہوزری ورکس قادیان دو ماہ کی آمد
۱۸۲۶	نذیر احمد صاحب چکوالی ،، ،، ،،
۱۸۲۷	محمد حمید احمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۲۸	انار صاحب۔ کوٹ لبھیرہ۔ جہلم۔ ساری جائیداد
۱۸۲۹	عبدالرشید صاحب کلرک بنوں دو ماہ کی آمد
۱۸۳۰	چودھری بدرالدین صاحب فیض اللہ چک گورداسپور ایک ماہ کی آمد
۱۸۳۱	منظور حسین صاحب۔ چہور۔ شیخوپورہ۔ ساری جائیداد
۱۸۳۲	مسعود احمد صاحب ،، ،، ،،
۱۸۳۳	لفٹیننٹ اے۔ یو چودھری کراچی ساری جائیداد۔ دو ماہ کی آمد
۱۸۳۴	۱۹۹۸۸ء سلطان احمد خان صاحب 5/15 پنجاب رجمنٹ ،، ،، ،،
۱۸۳۵	فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ ایک ماہ کی آمد
۱۸۳۶	میاں سخی محمد صاحب چکوال۔ جہلم ایک ماہ کی آمد۔
۱۸۳۷	محمد سعید صاحب انسپکٹر بیت المال قادیان۔ ایک ماہ کی آمد۔
۱۸۳۸	کرم دین صاحب سولین ڈرائیور لاہور چھاؤنی ۲ ماہ کی آمد
۱۸۳۹	عبدالرزاق صاحب پنشنر دارالفضل قادیان ،، ،، ،،

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ۲۱۰۰۰

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ ان کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے وفات نہیں پائی۔ بلکہ دو ہزار سال سے بجسم عنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں۔ اور وہی اپنے خاکی جسم کے ساتھ آسمان سے اتر آئینگے۔ مہدی کا ظہور نہیں ہوا۔ جب وہ ظاہر ہونگے۔ تب تمام جہان کے غیر مسلمانوں کے ساتھ تلوار سے جہاد کرینگے اور اسلام منوائینگے۔ بانی سلسلہ احمدیہ نہ چودھویں صدی کے مجدد ہیں۔ نہ مسیح ہیں نہ مہدی نہ امتی نبی ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ اسلام سے خارج۔ بلکہ وہی کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔ نعوذ باللہ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو یہ چیلنج دیا گیا۔ کہ وہ اپنے یہ عقائد مؤکد بعذاب حلف کے ساتھ ایک خاص پبلک جلسہ میں بیان کریں۔ تو ہم ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔ اور مرتے دم تک وہ ٹالتے ہی رہیں گے۔ کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ ان کے عقائد سراسر غلط ہیں۔ اس لئے جھوٹا حلف مؤکد بعذاب اٹھانا ان کے لئے موت ہے۔ اس لئے اکیس ہزار روپیہ انعام ملنے پر بھی وہ جرأت نہیں کرتے۔ اگر ان کے کوئی ہمخیال صاحب ان کو اس حلف کے لئے تیار کرینگے۔ تو ہم ان کو بھی دو ہزار روپیہ انعام دینگے۔ کئی لوگوں نے کوشش کی۔ مگر یہ اپنی جان بچاتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کب تک؟ آخر ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جواب دینا ہے۔ کچھ تو اس کا خوف کرو۔ صداقت احمدیت کے متعلق ہم نے ایک لاکھ روپیہ کے انعامات کا ایک رسالہ اردو انگریزی زبان میں شائع کیا ہے۔ وہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت ارسال کر دیا جائیگا۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

درخواست دعا

میرا عزیز بھائی حمید اللہ خاں مدت سے بیمار ہے۔ اور دہلی میں ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کے زیر علاج ہے۔ پنسلین کے ٹیکے کے علاج کو فی الحال ۴۸ گھنٹے کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ عزیز کو ۱۰۴ تک بخار ہو گیا تھا۔ بے چینی بے حد رہتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام صحابہ اور صحابیات نیز تمام احمدی احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ میرے عزیز بھائی حمید اللہ خاں کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے عزیز کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار بیگم سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب ۸ پارک روڈ دہلی

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

واشنگٹن ۱۱ مارچ۔ تین سو بھاری بمباروں نے مریانا کے اڈوں سے اُڑ کر جاپان کے صنعتی شہر نگویا پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور شہر کے وسط میں پانچ مربع میل رقبہ پر دو ہزار ٹن آتش افروز گولے پھینکے۔ اس خبر کی تصدیق بھی ہو گئی ہے۔ کہ فلپائن کے جنوبی سرے پر امریکن فوج منڈاناؤ کے جزیرے پر اتر گئی ہے۔ چند روز ہوئے۔ جو امریکن فوج ڈمبوانگا میں اُتری تھی۔ وہ اب کافی دور بڑھ چکی ہے۔ یہ فوج اچانک اس جزیرہ پر اتر گئی تھی۔ جاپانی اسے دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے۔ اور بہت سے جاپانی پہاڑوں میں بھاگ گئے۔ یہاں ایک ہوائی اڈہ پر امریکن قبضہ ہو چکا ہے۔ آیوجیما میں جزیرہ کے مشرقی کنارے کے بڑے حصہ پر امریکن فوج کا قبضہ ہو چکا ہے۔ جاپانیوں کی مقابلہ کی سکت یہاں بالکل ٹوٹ رہی ہے۔

پیرس ۱۱ مارچ۔ جنرل ڈیگال نے اعلان کیا ہے کہ ہند چینی میں جو لوگ جاپانیوں کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں میں حصہ لے رہے ہیں۔ وہ فرانسیسی حکومت کے مشورہ سے کر رہے ہیں۔ دوران کے بارہ میں فرانسیسی حکومت اتحادی حکومتوں کے ساتھ خط و کتابت کر رہی ہے۔

لندن ۱۲ مارچ۔ دریائے رائن کے مشرقی کنارے پر اتحادی مورچہ اب دس میل لمبا اور تین میل چوڑا ہو چکا ہے۔ تیسری امریکن فوج جس کے دستے اب اس جرمن فوج کا رستہ کاٹنے کے لئے بڑھ رہے ہیں جو پہلی اور تیسری امریکن فوجوں کے باہم مل جانے سے گھر گئی ہے۔ ویزل کے محاذ پر بھی اب دشمن کے مقابلہ کی سکت بالکل ٹوٹ گئی ہے شمال میں آرنہم سے لے کر جنوب میں بون تک رائن کے تمام مغربی کنارے پر اب ہمارا قبضہ ہے اتحادی ہوابازوں نے ایسین پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اور رات کے وقت وہ پھر برلین پر پہنچے مشرقی محاذ کے بارہ میں تازہ خبر یہ ہے۔ کہ روسیوں نے ڈانزگ کے مغرب میں ۲۵۰ مقامات اور چھین لئے ہیں۔ اب وہ ڈانزگ کی خلیج سے دس میل سے بھی کم دور ہیں خاص ڈانزگ سے روسی ۱۷ میل کے فاصلہ پر ہیں۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ آج سنٹرل اسمبلی میں نیشنلسٹ پارٹی کے دو ممبروں نے تحریک التوا پیش کی۔ سان فرانسسکو کانفرنس کے لئے جو ڈیلیگیٹ تجویز کئے گئے ہیں ان کے انتخاب پر اعتراض کرنا ان کا مقصد تھا۔ غیر ملکی معاملات کے سیکرٹری نے کہا کہ اس کانفرنس میں شامل ہونے والے تمام ممالک کے وزراء اس میں شریک ہوں گے۔ اور اس وجہ سے ہندوستان کے ڈیلی گیشن میں کوئی غیر سرکاری ممبر نہیں لیا گیا۔

وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے ممبر سر ایڈورڈ بنتھل نے کہا کہ کنچن پارا اور سنگھ بھوم کے ورکشاپوں میں سال بھر میں ایک سو بیس ریلوے انجن تیار ہو سکیں گے۔ اس سے ہماری ضرورت کا ⅓ حصہ پورا ہو جائے گا۔ ایک تیسری ورکشاپ بنانے کے سوال پر بھی غور کیا جا رہا ہے۔

پشاور ۱۲ مارچ۔ آج صبح سرحد اسمبلی میں ڈاکٹر خان صاحب نے سردار محمد اورنگ زیب خان صاحب کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی۔ جو ۱۸ کے مقابلہ میں ۲۴ ووٹوں کی کثرت سے منظور ہو گئی۔ سردار صاحب نے وزارت کا استعفیٰ گورنر کے پیش کر دیا۔ گورنر نے انہیں کہا ہے کہ نیا انتظام ہونے تک کام جاری رکھیں۔

کراچی ۱۲ مارچ۔ آج تیسرے پہر سندھ اسمبلی میں سپیکر نے گورنر کا یہ حکم پڑھ کر سنایا۔ کہ کارروائی چہارشنبہ پر ملتوی کر دی جائے ایسوسی ایٹڈ پریس کا بیان ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ نے اپنی وزارت کا استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔

دہلی ۱۲ مارچ۔ بھاری بمبازوں نے ہندوستان کے اڈوں سے اُڑ کر سنگاپور میں بمباری کی۔

ٹوکیو ۱۲ مارچ۔ وزیر اعظم جاپان نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ دشمن نے جزائر مریانا میں اپنی ہوائی فوج کو بہت مضبوط کر لیا ہے۔ جس سے جاپان پر دشمن کے ہوائی حملوں کی رفتار تیز ہو گئی ہے۔ مزید برآں دشمن کا ایک بیڑا ہمارے ملک کے نزدیکی پانیوں میں گھس آیا ہے۔ اور دشمن کے طیارہ بردار جہازوں سے ہمارے ملک پر ہوائی حملے تشویشناک حد تک بڑھ گئے ہیں۔ جنگ میں مستقبل کی کچھ پیشگوئی نہیں کی جا سکتی۔ موجودہ صورت حال بہت نازک ہے۔ ممکن ہے دشمن براہ راست جاپان پر حملہ کر دے۔ جاپانی فتح حاصل کرنے کے لئے ہر ممکن قربانی کریں گے۔

پیرس ۱۲ مارچ۔ ۹ مارچ کو کچھ جرمن چھاپہ مار دستے جو غالباً رود بار انگلستان کے جزیروں سے آئے تھے نارمنڈی کے ساحل پر گرنویلے کی بندرگاہ پر اتر پڑے۔ حملہ بارہ ایک بجے رات ہوا۔ کچھ نقصان ہوا۔ فریقین کا جانی نقصان بھی ہوا۔ اور حملہ آور کچھ اتحادی سپاہیوں کو قیدی بنا لے گئے۔

زیورچ ۱۲ مارچ۔ سوئٹزرلینڈ اور اتحادی گورنمنٹوں میں یہ معاہدہ عمل میں آ گیا ہے کہ جرمنی کو سینٹ گوتھارڈ ٹنل کے ذریعہ جو سوئٹزرلینڈ کے اندر سے جاتی ہے اٹلی کی جرمن فوجوں کے ساتھ سلسلہ رکھنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اور اٹلی کا لوٹ کا مال بھی واپس نہیں کیا جائے گا۔